

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا
وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

نہ اُن کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اُسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔(الحج:37)

فضائل عشرہ ذوالحجہ
و
مختصر مسائل قربانی

ماہر بن حبیب خان

IDARA DAWAT-UL-ISLAH
E-mail: idialig@gmail.com

☆ صدقہ کرنا :

صدقہ کرنا بھی ان اعمالِ صالحہ میں سے ایک ہے جو ان دنوں میں مسلمانوں کے لئے مستحب ہیں۔اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (سورہ البقرہ :254)

(اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی اور شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

''کسی مال کا صدقہ نکالنا اس مال کو گھٹاتا نہیں ہے''۔(صحیح مسلم:6592)

☆ یوم النحر کی فضیلت :

یوم النحر بھی ان ایام میں ہے اور وہ دسویں ذوالحجہ کا دن ہے جس کو حدیث میں اُعظم ایّام الدنیا کہا گیا بعض علماء کے نزدیک یومِ نحر پورے سال میں سب سے افضل ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

''اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم دن یوم النحر ہے پھر یوم القرّ ہے(یعنی اس سے اگلا گیارہ ذی الحجہ کا دن) ہے''۔(سنن ابوداوود: 1765)

القرّ قرار(ٹھہرنے) سے ہے کیونکہ اس میں لوگ منیٰ میں قیام کرتے ہیں لہٰذا اس وجہ سے اسے یوم القرّ کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ الہ العالمین ہم سب لوگوں کو کتاب وسنت کے مطابق عشرہ ذی الحجہ میں نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی ظاہری وباطنی گناہوں سے محفوظ رکھے۔آمین تقبل یارب العالمین

مختصر مسائل قربانی

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سُنّت ہے۔سُنّتِ ابراہیمی کی پیروی کا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّت مسلمہ کو بھی اس کا اہتمام کرنے کی تاکید کی۔اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں دو مقامات پر نماز اور قربانی کا ذکر فرما کر قربانی کی اہمیت کو واضح کیا۔ارشاد ربانی ہے :

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورۃ الکوثر :1-2)

(پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر)

اسی طرح ایک اور جگہ اللہ رب العزت نے نماز اور قربانی کا ذکر ساتھ ساتھ کیا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (سورۃ الانعام:162)

(آپ فرما دیجئے کہ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے)

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر ہر سال عمل فرمایا اور جو شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہیں کرتا اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔(سنن ابن ماجہ:3123)

☆ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ ذوالحجہ کا چاند طلوع ہونے کے بعد بالوں کو نہ کٹوائے اور ناخن وغیرہ نہ تراشے، حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

''جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد اپنے بالوں کو نہ کٹوائے اور نہ ہی اپنے ناخن کو تراشے''۔(صحیح مسلم:5118)

☆ قربانی کے جانور :

قربانی کے جانور کا عیوب سے پاک ہونا ضروری ہے۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

''چار طرح کے جانور قربانی کے لائق نہیں ہیں، ایک کانا جس کا کانا پن بالکل ظاہر ہو، دوسرے بیمار جس کی بیماری بالکل ظاہر ہو، تیسرے لنگڑا جس کا لنگڑا پن بالکل واضح ہو، اور چوتھے دُبلا، بوڑھا اور کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو''۔(ابوداوود: 2802)

بعض روایات میں بیان ہوا ہے کہ آنکھ کے ساتھ ساتھ کان بھی اچھی طرح دیکھ لئے جائیں، کیونکہ کان میں نقص والے جانور کی بھی قربانی کرنے سے منع کیا گیا ہے کان میں نقص سے مراد کان کے آگے، پیچھے سے کٹا ہوا یا سوراخ والا ہونا ہے۔

☆ جانور کی عمر :

قربانی کا جانور موٹا تازہ ہونے کے ساتھ دو دانتا ہونا ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''صرف دو دانتا جانور ذبح کرو، البتہ جب وہ تم پر دُشوار ہو تو بھیڑ کا جذعہ(ایک سالہ بچہ) ذبح کرو''۔ (سنن ابن ماجہ:3141)

نیز جانور کا خصّی ہونا عیب نہیں ہے۔خصّی جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے۔خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو خصّی میڈھوں کی قربانی کی تھی۔(ابوداوود: 2795)

☆ قربانی کا وقت :

قربانی کا وقت عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد ہے، بہتر ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کرے اگر وہ خود نہیں کرسکتا تو کوئی دوسرا بھی ذبح کرسکتا ہے، اسی طرح عورت بھی ذبح کرنا چاہے تو کرسکتی ہے، چھری کو اچھی طرح تیز کرے، جانور کو بائیں کروٹ لٹا کر دائیں ہاتھ سے ''بسم الله و الله اكبر'' کہہ کر ذبح کریں، اونٹ کو نحر کیا جائے گا۔

☆ ذبح کرنے کی دُعا :

''بسم الله و الله اكبر''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی۔ انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔بسم الله اور الله اكبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کی گردن کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔(صحیح بخاری: 5565)

☆ قربانی کی تعداد :

آدمی اور اس کے گھر کی طرف سے ایک قربانی بھی کافی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا تھا۔(سنن ابن ماجہ :3147)

جبکہ بڑے جانور میں سات افراد شریک ہوسکتے ہیں۔(سنن ابن ماجہ:3131)

☆ قربانی کے ایّام :

قربانی کرنی اگرچہ یوم النحر والے دن سب سے بہتر ہے لیکن اس کے بعد بھی قربانی تین دن (ایام تشریق) تک کرنی جائز ہے۔(احمد، صحیح ابن حبان)

☆ قربانی کا گوشت :

قربانی کرنے والے کے لئے یہ بات مستحسن ہے کہ وہ خود بھی اس کے گوشت سے کچھ نہ کچھ کھائے، اور فقراء مساکین پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (سورہ الحج:36)

(اسے (خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ)

اور بعض سلف صالحین نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ اپنے لئے رکھ لیا جائے اور ایک حصہ ہدیہ کے طور پر مختلف عزیز واقارب کو بھیج دیا جائے اور تیسرا حصہ فقراء پر صدقہ کر دیا جائے۔

☆ قربانی کی کھالیں :

جس طرح قربانی کا گوشت فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے اسی طرح قربانی کی کھالیں فروخت کر کے ان کی قیمت اپنے مصرف میں لانا بھی جائز نہیں، یا تو انہیں اپنے استعمال میں لایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے۔

☆ نماز عید :

گھر سے کچھ کھائے پیئے بغیر تکبیریں پڑھتے ہوئے عیدگاہ کی طرف جائیں۔عید کی نماز دو رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔(سنن ابوداوٗد :1152) اس کے بعد خطبہ غور سے سنیں۔بعدازاں راستہ تبدیل کر کے آئیں اور جانور ذبح کریں۔

☆ عورتیں بھی ہر حال میں عیدگاہ تشریف لے جائیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں عید کے دن عیدگاہ میں جانے کا حکم تھا۔کنواری لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی پردہ میں باہر آتی تھیں۔یہ سب مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں۔جب مرد تکبیر کہتے تو یہ بھی کہتیں اور جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی کرتیں۔اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں۔(صحیح بخاری: 971)

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم کنواری، جوان اور پردے والیاں عیدین کی نماز کے لئے جائیں اور حائضہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی عیدگاہ سے دور رہیں۔(صحیح مسلم: 1952)

لہٰذا جو عورتیں ناپاکی کی حالت میں ہوں وہ بھی عیدگاہ تشریف لے جائیں اور دعاؤں میں شامل ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ الہٰ العالمین ہم سب لوگوں کو کتاب وسنت کے مطابق نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی ظاہری وباطنی گناہوں سے محفوظ رکھے۔آمین یارب العالمین۔



الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الامين وعلى آله وصحبه اجمعين

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُمّت مُسلمہ کو بے شمار خصوصیات عطاء فرمائی ہیں اسی طرح اللہ رب العالمین نے اُمّت محمد یہ کے نیک وصالح بندوں کے لیے اپنے خصوصی فضل وکرم سے نیکی وطاعت کے لیے کچھ خاص اوقات مقرر فرما دیے ہیں جن میں اعمالِ صالحہ کا اجرکئی گنا بڑھ جاتا ہے ان خاص اوقات میں یہ لوگ کثرت کے ساتھ نیک اعمال کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے لیے زیادہ سے زیادہ خیر وبھلائی کو جمع کرنے کے لئے کمربستہ رہتے ہیں اور اپنے رَب کا قُرب حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے ایّام اور اوقات میں انتہائی فضیلت کے حامل ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں جن کی فضیلت قرآن وسُنّت سے ثابت ہے۔

عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت قرآن کی روشنی میں

عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ رب العالمین نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ان دس دنوں کی قسم کھائی ہے اور اللہ عزوجل کا کسی شے کی قسم کھانا اس کی عظمت وفضیلت کی واضح دلیل ہے اس لیے کہ جو ذات خود عظیم ہو وہ عظمت والی چیز ہی کی قسم کھاتی ہے ارشادِ ربّانی ہے :

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ (سورۃ الفجر 1-2)

(قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

☆ عشرہ ذوالحجہ کو قرآن نے ان کی عظیم فضیلت کے بناء پر 'الیّام المعلومات' کہا ہے قرآن مجید میں جن ایّام معلومات میں ذکر اللہ کا بیان خصوصیت سے کیا گیا ہے جمہور اہلِ علم کے نزدیک وہ یہی دَس دِن ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْلُومَات (سورۃ الحج : 28)

(ان معلوم دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر کریں)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

''ایّام معلومات سے مراد ذوالحجہ کے دَس دِن ہیں'' (صحیح بخاری، العیدین)

عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

جتنا کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں میں پسند ہے اتنا کسی دن میں پسند نہیں۔

آپ سے پوچھا گیا، یارسول اللہ ! جہادی فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے جواب دیا : ہاں جہادی فی سبیل اللہ بھی نہیں، مگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں جان و مال کے ساتھ شہید ہی ہو جائے۔ (سنن ترمذی:757)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں سے زیادہ کوئی دن برتر نہیں اور نہ ہی ان ایّام میں کئے گئے اعمال سے کوئی عمل زیادہ پسندیدہ ہے۔ پس ان دنوں میں کثرت کے ساتھ اللہ کی تہلیل (لاالہ الااللہ)، تکبیر (اللہ اکبر) اور تحمید (الحمدلله) کرو۔ (مسند احمد 75.2، معجم الکبیر)

معلوم ہوا کہ اللہ رب العالمین کو ذوالحجہ کے پہلے دس ایام میں کیا گیا نیک عمل دیگر دنوں میں کیے گئے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔ یعنی ان دس دنوں میں ہر نیک عمل ان کے علاوہ دیگر دنوں کی بہ نسبت افضل ومحبوب ہے۔ اس کے علاوہ دوسری نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن باقی سال کے سب ایام سے بہتر اور افضل ہیں اور اس میں کسی بھی قسم کا کوئی استثناء نہیں حتیٰ کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی نہیں لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی دس راتیں ان ایام سے بہتر اور افضل ہیں کیونکہ ان میں لیلۃ القدر شامل ہے اور لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ سے پوچھا گیا : ''رمضان المبارک کا آخری عشرہ زیادہ مبارک ہے یا ذوالحجہ کا پہلا عشرہ؟'' آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: ''رمضان المبارک کے آخری عشرے کی راتیں ذی الحجہ کے پہلے عشرے کی راتوں سے زیادہ افضل ہیں، اس لیے کہ اس میں لیلۃ القدر ہے جو تمام راتوں کی سردار ہے، اور ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے دس دن، رمضان المبارک کے آخری عشرے کے دس دنوں سے زیادہ مبارک ہیں، اس لیے کہ ان دنوں میں یومِ عرفہ واقع ہے، جو کہ تمام دنوں میں سب سے زیادہ افضل واشرف ہے''۔ (مجموع الفتاویٰ : 6-100)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ''عشرہ ذوالحجہ کا دیگر عشروں سے ممتاز ہونے کا جو سبب ظاہر ہے، وہ یہ ہے کہ اس عشرہ میں اتنی عبادتیں، جیسے نماز، روزہ، صدقہ وخیرات، حج اور قربانی وغیرہ جمع ہوگئیں کہ دوسرے عشروں میں ان تمام عبادتوں کا بیک وقت جمع ہونا ناممکن ہے'' (فتح الباری: 2/458)

عشرذوالحجہ میں خاص طاعات و عبادات

آپ بخوبی سمجھ گئے کہ عام ایام کی بنسبت عشرہ ذوالحجہ میں عمل کی کتنی بڑی فضیلت ہے، اور اللہ عزوجل کا عطا کیا ہوا یہ کتنا اچھا اور سنہرا موقع ہے، اس وضاحت کے بعد آپ کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ عشرہ ذوالحجہ کا خصوصی اہتمام کریں، ان ایام میں عبادت کی خوب کوشش کیجئے۔

☆ **فرض نماز اور نوافل :**

نماز سب سے زیادہ عظمت اور فضیلت والا عمل ہے، اس لئے اسے وقت کی پابندی اور باجماعت ادا کرنا تمام مسلمانوں کے لئے واجب ہے، عشرہ ذوالحجہ میں فرض نمازوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل بھی ادا کرنے چاہیے کیونکہ قرب الٰہی کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : ''اللہ کے آگے کثرت سے سجدہ ریز ہوا کر، اللہ کے آگے تیرے ایک سجدہ کرنے سے اللہ تیرا ایک درجہ بلند کردے گا اور تیری ایک خطا کو مٹا دے گا''۔ (صحیح مسلم: 1093)

☆ **روزہ رکھنا :**

روزہ بھی نیک اعمال میں شامل ہے بلکہ افضل ترین عمل ہے۔ اس کی عظمت وشان کی وجہ سے اللہ جل شانہ نے اسے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے۔ حدیث قدسی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کہ وہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا'' (صحیح بخاری: 7492)

☆ حضرت ھنیدہ بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اپنی بیوی سے، وہ روایت کرتی ہیں بعض امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم اجمعین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ نویں ذی الحجہ، یومِ عاشورہ اور ہر مہینے کے تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ (ابوداوود: 2437)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ کے ان دنوں میں روزہ رکھنا شدّت کے ساتھ مستحب ہے۔

☆ **یومِ عرفہ کا روزہ رکھنا :**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشر ذوالحجہ کے دیگر ایام میں سے ۹/ ذوالحجہ (یومِ عرفہ) کا بطورِ خاص ذکر کیا ہے اور اس کی فضیلت بیان فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں مجھے اللہ سے امید ہے کہ یہ ایک سال گذشتہ کے اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ (صحیح مسلم: 2746)

(نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان غیر حاجیوں کے لئے ہے)

لہٰذا ۹/ ذوالحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ترغیب دلائی ہے اور خود بھی آپ نے روزہ رکھا۔

☆ **حج وعمرہ کی ادائیگی :**

عشر ذوالحجہ میں کیے جانے والے تمام اعمالِ صالحہ میں سے افضل عمل حج بیت اللہ اور عمرہ کی ادائیگی ہے، اللہ رب العالمین نے جسے مسنون طریقہ پر حج بیت اللہ یا ادائے عمرہ کی توفیق دی تو اس کا بدلہ جنّت ہے کیونکہ آنخضرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے : ''ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور یعنی نیکیوں والے حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے'' (صحیح مسلم: 3289)

حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جو سُنّت نبوی کے مطابق کیا جائے جس میں ریاکاری نمود ونمائش وشہوت کی بات اور کسی قسم کی معصیت ونافرمانی نہ کی جائے بلکہ نیکی اور بھلائی کے کام زیادہ سے زیادہ کیے جائیں۔

☆ **اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرنا :**

ارشادِ ربّانی ہے :

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْلُومَات (سورۃ الحج : 28)

(ان معلوم دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر کریں)

ذوالحجہ کے ان پر انوار ایام میں ذکر الٰہی اور تکبیر وتحمید کا بھی کثرت سے اہتمام کرنا چاہیئے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ : ''ان دس دنوں سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں کیا گیا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سے زیادہ عظیم اور محبوب ہو پس تم ان دنوں میں تہلیل (لاالہ الااللہ) تکبیر (اللہ اکبر) اور تحمید (الحمدلله) کی کثرت کرو۔ (مسند احمد: 75.2)

امام بخاری رحم اللہ نے فرمایا کہ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھما ان دس دنوں میں بازار کی طرف نکل جاتے اور لوگ ان بزرگوں کی تکبیر سن کر تکبیر کہتے اور محمد بن باقر رحم اللہ نفل نمازوں کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے۔ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے خیمے میں تکبیر کہتے تو مسجد میں موجود لوگ اسے سنتے اور وہ بھی تکبیر کہنے لگتے پھر بازار میں موجود لوگ بھی تکبیر کہنے لگتے اور سارا منیٰ تکبیر سے گونج اٹھتا۔ اس طرح منیٰ میں سیدنا ابن عمر نمازوں کے بعد اپنے بستر پر اپنے خیمے میں اپنی مجلس میں اور چلتے ہوئے تکبیرات میں مشغول رہتے۔ لہٰذا ان تمام ایام میں زیادہ سے زیادہ بآوازِ بلند تکبیرات کہنی چاہیئے اسی طرح دعا بھی بکثرت کرنی چاہیئے کیونکہ ان مبارک لمحات قبولیت دعا کی زیادہ امید ہے۔ (صحیح بخاری، العیدین)

☆ **تکبیر کے الفاظ :**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تکبیر کے کوئی مخصوص الفاظ منقول نہیں ہیں، اس لئے جن الفاظ میں بھی تکبیر کہی جائے کوئی حرج نہیں، سلف سے کئی طرح کے الفاظ منقول ہیں۔ جن میں سے یہ بھی ہیں :

(۱) الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر كبيرا

(۲) الله أكبر، الله أكبر، لالله الاالله، والله أكبر، الله أكبر ولله الحمد

(۳) الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر، لااله الاالله، والله أكبر، الله أكبر، الله أكبر، ولله الحمد

ان کے علاوہ بھی صحابہ کرام سے بہت سارے الفاظ منقول ہیں جن کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

☆ **عورتوں کی تکبیر :**

عورتوں کو بھی پورے عشرہ میں اور ایام تشریق میں اعمالِ صالحہ کے ساتھ کثرت سے تکبیرات کہنے کا اہتمام کرنا چاہیئے اور اگر مردوں تک آواز پہنچنے کا ڈر نہ ہو تو وہ بھی بلند آواز سے کہیں، نمازوں کے بعد بھی کہتی رہیں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں عید کے دن عیدگاہ میں جانے کا حکم تھا۔ کنواری لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی پردہ میں باہر آتی تھیں۔ یہ سب مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں۔ جب مرد تکبیر کہتے تو یہ بھی کہتیں اور جب جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی کرتیں۔ اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں۔ (صحیح بخاری: 971)